روزنامہ

C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

# الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 23 جنوری 2006ء 22 ذوالحج 1426 ہجری 23 صلح 1385 ھش جلد 56-91 نمبر 16

## حق کے سوا کچھ نہیں

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ میں جو کچھ آپ سے سنتا ہوں اسے لکھ لوں- فرمایا ہاں میں نے پوچھا خوشی اور غصہ دونوں حالتوں میں لکھ لیا کروں- فرمایا ہاں کیونکہ میں حق کے سوا اور کچھ نہیں کہتا-

(مسند احمد جلد 2 ص 207 حدیث 6635)

## ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک شخص کابل کی طرف کا رہنے والا چند ٹکڑے پتھر کے قادیان میں لایا اور ظاہر کیا کہ وہ ہیرے کے ٹکڑے ہیں کیونکہ وہ پتھر بہت چمکیلے اور آبدار تھے۔ اور ان دنوں میں مدراس سے ایک مخلص دوست جو نہایت درجہ اخلاص رکھتے ہیں یعنی اخویم سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب تاجر مدراس قادیان میں میرے پاس تھے ان کو وہ پسند آ گئے اور ان کی قیمت میں پانسو روپیہ دینے کو تیار ہو گئے اور پچیس روپیہ یا کچھ کم و بیش ان کو دے بھی دیئے اور پھر اتفاقاً مجھ سے مشورہ طلب کیا کہ میں نے یہ سودا کیا ہے آپ کی کیا رائے ہے؟ میں اگرچہ ان ہیروں کی اصلیت اور شناخت سے ناواقف تھا لیکن روحانی ہیرے جو دنیا میں کمیاب ہوتے ہیں یعنی پاک حالت کے اہل اللہ جن کے نام پر کئی جھوٹے پتھر یعنی مزوّر لوگ اپنی چمک دمک دکھلا کر لوگوں کو تباہ کرتے ہیں اس جوہر شناسی میں مجھ کو دخل تھا۔ اس لئے میں نے اس ہنر کو اس جگہ برتا۔ اور اس دوست کو کہا کہ جو کچھ آپ نے دیا وہ تو واپس لینا مشکل ہے لیکن میری رائے یہ ہے کہ قبل دینے پانسو روپیہ کے کسی اچھے جوہری کو یہ پتھر دکھلا لیں۔ اگر درحقیقت ہیرے ہوئے تو یہ روپیہ دے دیں۔ چنانچہ وہ پتھر مدراس میں ایک جوہری کے شناخت کرنے کے لئے بھیجے گئے۔ اور دریافت کیا گیا کہ ان کی قیمت کیا ہے۔ پھر شائد دو ہفتہ کے اندر ہی وہاں سے جواب آ گیا کہ ان کی قیمت ہے چند پیسے۔ یعنی یہ پتھر ہیں ہیرے نہیں ہیں۔ غرض جس طرح اس ظاہری دنیا میں ایک ادنیٰ کو کسی جزئی امر میں اعلیٰ سے مشابہت ہوتی ہے ایسا ہی روحانی امور میں بھی ہو جایا کرتا ہے اور روحانی جوہری ہوں یا ظاہری جوہری وہ جھوٹے پتھروں کو اس طرح پر شناخت کر لیتے ہیں کہ جو سچے جواہرات کی بہت سی صفات ہیں ان کے رو سے ان پتھروں کا امتحان کرتے ہیں آخر جھوٹ کھل جاتا ہے۔ اور سچ ظاہر ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ سچے ہیروں میں صرف ایک چمک ہی تو صفت نہیں ہے اور بھی تو بہت سی صفات ہوتی ہیں۔ پس جب ایک جوہری وہ کل صفات پیش نظر رکھ کر جھوٹے پتھروں کا امتحان کرتا ہے تو فی الفور ان کو ہاتھ سے پھینک دیتا ہے۔

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی جلد 17 ص 169)

## اس کو مشتہر کریں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں۔ اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں۔ اور ہر ایک بدگو کی بدگوئی پر صبر کریں اور دعا میں لگے رہیں“۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 321)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز)

## قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

## بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم اور احادیث میں بیواؤں' غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے- بیوت الحمد منصوبہ اس عظیم مقصد کے پانے کا بہترین زینہ ہے- اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے- ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ساڑھے پانچ صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے- احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں- ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں-

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

# نواب مبارکہ بیگم

بڑی جناب تھی عالی مقام تھا تیرا
گھرانہ مرجعِ ہر خاص و عام تھا تیرا

حریم حسن کے کس کس لقب سے یاد کروں
مبارکہ تو فقط ایک نام تھا تیرا

میں تیرے فکر کی عظمت کا ذکر کیسے کروں
مرے گماں سے بھی آگے مقام تھا تیرا

دوائے چارہ گری اور دعائے نیم شبی
یہ فیضِ عام بھی جاری مدام تھا تیرا

کبھی جو تیغِ حوادث کی زد میں دل آیا
تو دل کے زخم کا مرہم پیام تھا تیرا

خوشا وہ روز تُو نصرت جہاں کے گھر آئی
کہ منتظر بھی جہاں کا امام تھا تیرا

خوشا وہ صحبت انفاس قدس کے لمحے
مسیح پاک کے گھر میں قیام تھا تیرا

خوشا وہ شام و سحر جو تری حیات بنے
کہ تیرے ساتھ خدا صبح و شام تھا تیرا

خوشا وہ روز بھی ناہیدؔ تجھ کو یاد کیا
کہ نذرِ حسنِ سماعت کلام تھا تیرا

عبدالمنان ناہیدؔ

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## ضرورت سٹاف

نصرت جہاں اکیڈمی اردو سیکشن میں درج ذیل سٹاف کی ضرورت ہے خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں مع اسناد کی نقول بنام چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن تحریر کر کے 28 جنوری 2006ء تک خاکسار کو جمع کروادیں۔ درخواست صدر صاحب حلقہ/امیر صاحب جماعت کی تصدیق شدہ ہوں۔

(1) ٹیچر :۔ قابلیت M.Sc/MA جو ہائی کلاسز کو انگلش اور دوسرے مضامین پڑھا سکے۔ B.Ed اضافی قابلیت ہوگی۔

PT1-2: فزیکل ایجوکیشن میں ڈپلومہ۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی اردو سیکشن)

## سانحہ ارتحال

مکرم جمال الدین صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ بقضائے الٰہی مورخہ یکم جنوری 2006ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئی ہیں۔ مورخہ 2 جنوری کو ان کی نماز جنازہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی تدفین عام قبرستان میں ہوئی قبر تیار ہونے پر بھی مکرم راجہ نصیر احمد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ بہت ملنسار مہمان نواز، نمازوں کی پابند تہجد گزار خاتون تھیں مرحومہ کی مغفرت، بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کئے جانے کیلئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

## درخواست دعا

مکرم جمیل احمد صاحب کارکن دفتر صدر عمومی تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی خالہ محترمہ عذرا خاتون صاحبہ زوجہ مکرم شیخ نوازش علی صاحب مرحوم بعارضہ دل کراچی کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

مکرم علیم الدین قمر صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے پوتے صباح الدین کے ہونٹ کا 17 جنوری کو کامیاب آپریشن ہو گیا ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو کامل صحت عطا فرمائے اور آپریشن کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

نیز میرے خسر مکرم چوہدری صفدر علی صاحب دارالشکر بلڈ پریشر اور فالج کی وجہ سے شدید بیمار ہیں احباب سے ان کی کاملہ و عاجلہ صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

## اعلان داخلہ

ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد نے پبلک سیکٹر یونیورسٹیز ڈگری ایوارڈنگ انسٹیٹیوٹس میں ریگولر ٹیچرز کیلئے یورپئین ممالک میں ماسٹرز ان انجینئرنگ کی تعلیم کیلئے اوورسیز سکالرشپ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 6 فروری 2006ء ہے۔ درخواست فارم ہائر ایجوکیشن کمیشن کی ویب سائٹ http://www.hec.gov.pk سے ڈاؤن لوڈ کیا جا سکتا ہے۔ مزید معلومات کیلئے بھی HEC کی ویب سائٹ Visit فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

## ولادت

مکرم طاہر شہباز صاحب ابن مکرم ناصر احمد ناصر صاحب لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 21 دسمبر 2005ء کو دو بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے عزیزم کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ثمر احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

## نکاح

مکرم افضال احمد باجوہ صاحب نظارت امور ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم ممتاز احمد باجوہ صاحب موضع قاضی پہاڑنگ ضلع سیالکوٹ حال دارالصدر شرقی الف ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ نورین اعظم صاحبہ ولد مکرم چوہدری محمد اعظم خان صاحب دارالصدر غربی ربوہ مورخہ یکم جنوری کو محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ نے بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پر بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز مغرب پڑھایا اور دعا بھی کرائی۔ مکرمہ نورین اعظم صاحبہ نے M.B.A کی ڈگری نمایاں کامیابی کے ساتھ حاصل کی ہے۔ سب احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

## گمشدہ پرس

ایک خاتون کا پرس گھر سے بازار آتے ہوئے کہیں گر گیا ہے جس میں موبائل، نقدی اور شناختی کارڈ بھی تھا۔ جن صاحب کو ملے دفتر صدر عمومی میں جمع کروا کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

# وقف جدید کی جامع سکیم اور خدمات

مرزا خلیل احمد قمر صاحب

وقف جدید حضرت مصلح موعود کی جاری فرمودہ آخری تحریک ہے جس کا مقصد اصلاح و ارشاد کا ایک وسیع جال بچھا دینا ہے۔ اور ہر گاؤں میں ایک معلم کا سنٹر قائم کر دینا ہے۔ وقف جدید رشد و اصلاح کی ایک بہت بڑی سکیم ہے۔ حضرت مصلح موعود نے وقف جدید کا نام لئے بغیر پہلی دفعہ 9 جولائی 1957ء کو عید الاضحیہ کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کے سامنے ایک سکیم رکھی اور افراد جماعت پر عید الاضحیہ کی اہمیت اور مقصد واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

''قربانیوں کی عید ہمیں اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ ہم خدا کی خاطر اور اس کے بعد دین کے لئے جنگلوں میں جائیں اور وہاں جا کر خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کریں ...... جیسا کہ ہمارے صوفیاء کرام کرتے چلے آئے ہیں ...... چنانچہ میں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتی اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ کے نقش قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں ...... براہ راست میرے سامنے وقف کریں تاکہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ ...... تعلیم دینے کا کام کر سکیں۔ وہ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں ......

''ابھی اس ملک کے کئی علاقے ایسے ہیں جہاں میلوں میل تک کوئی بڑا قصبہ نہیں وہ جا کر کسی ایسی جگہ بیٹھ جائیں اور حسب ہدایت وہاں لوگوں کو تعلیم دیں، لوگوں کو قرآن کریم اور حدیث پڑھائیں اور اپنے شاگرد تیار کریں جو آگے اور جگہوں پر پھیل جائیں اس طرح سارے ملک میں وہ زمانہ دوبارہ آ جائے گا جو پرانے صوفیاء کے زمانے میں تھا ......''

''سو آج بھی زمانہ ہے کہ ہمارے وہ نوجوان جن میں اس قربانی کا مادہ ہو کہ وہ اپنے گھر بار سے علیحدہ رہ سکیں، بے وطنی میں ایک نیا وطن بنائیں اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ذریعہ سے تمام علاقہ میں نور (دین) اور نور ایمان پھیلائیں، اپنے آپ کو اس غرض کے لئے وقف کریں۔ میرے نزدیک یہ کام بالکل ناممکن نہیں، بلکہ ایک سکیم میرے ذہن میں آ رہی ہے۔ اگر ایسے نوجوان تیار ہوں جو اپنی زندگیاں تحریک جدید کو نہیں بلکہ میرے سامنے وقف کریں اور میری ہدایت کے ماتحت کام کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ خدمت (دین) کا ایک بہت بڑا موقع اس زمانہ میں ہے۔ جیسا کہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کے زمانہ میں تھا یا جیسا کہ حضرت سید احمد صاحب بریلوی اور دوسرے صوفیاء و اولیاء کے زمانہ میں تھا۔ (الفضل 6 فروری 1958ء)

حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ 1957ء پر جماعت کے سامنے وقف جدید کی سکیم بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''میری اس وقف سے غرض یہ ہے کہ پشاور سے لے کر کراچی تک ہمارے معلمین کا جال پھیلا دیا جائے اور تمام جگہوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر۔ یعنی دس دس پندرہ پندرہ میل پر ہمارا معلم موجود ہو۔ اور اس نے مدرسہ جاری کیا ہوا ہو۔ یا دکان کھولی ہوئی ہو اور وہ سارا سال اس علاقہ کے لوگوں میں رہ کر کام کرتا رہے اور گو یہ سکیم بہت وسیع ہے مگر میں نے خرچ کو مدنظر رکھتے ہوئے شروع میں صرف دس واقفین لینے کا فیصلہ کیا ہے ممکن ہے بعض واقفین افریقہ سے لئے جائیں یا اور غیر ملکوں سے بھی لئے جائیں مگر بہرحال ابتداء دس واقفین سے کی جائے گی۔ اور پھر بڑھاتے بڑھاتے ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی ......

''پس میں جماعت کے دوستوں سے کہتا ہوں کہ وہ جتنی قربانی کر سکیں اس سلسلہ میں کریں اور اپنے نام اس سکیم کے لئے پیش کریں۔ اگر ہمیں ہزاروں معلم مل جائیں تو پشاور سے کراچی تک کے علاقہ کو ہم دینی تعلیم کے لحاظ سے سنبھال سکتے ہیں۔ اور ہر سال دس دس بیس بیس ہزار اشخاص کی تعلیم وتربیت ہم کر سکیں گے۔'' (الفضل 16 فروری 1958ء)

حضرت مصلح موعود نے 2 جنوری 1958ء کے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''پس میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف کی طرف توجہ دلاتا ہوں ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا یہاں تک کہ پنجاب کا کوئی گوشہ اور کوئی مقام ایسا نہ رہے جہاں رشد و اصلاح کی کوئی شاخ نہ ہو اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مربی ایک ضلع میں مقرر ہو گیا اور وہ دورہ کرتا ہوا ہر ایک جگہ گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹے ٹھہرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا اب ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہر گھر اور ہر جھونپڑی تک پہنچنا پڑے گا اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب میری اس نئی سکیم پر عمل کیا جائے اور تمام پنجاب میں بلکہ کراچی سے لے کر پشاور تک ہر جگہ ایسے آدمی مقرر کر دئے جائیں جو اس علاقے کے لوگوں کے اندر رہیں اور ایسے مفید کام کریں کہ لوگ ان سے متاثر ہوں وہ انہیں پڑھائیں بھی اور رشد و اصلاح کے کام بھی کریں اور یہ جال اتنا وسیع طور پر پھیلایا جائے ...... اور اس کے ذریعے گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ کے لوگوں تک ہماری آواز پہنچ جائے بلکہ ہر گاؤں کے ہر گھر تک ہماری پہنچ ہو ...... پس جب تک ہم اس مہا جال کو نہ پھیلائیں گے اس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ (الفضل 11 جنوری 1958ء)

''ہماری اصل سکیم تو یہ ہے کہ کم سے کم ڈیڑھ ہزار سینٹر سارے ملک میں قائم کر دئے جائیں ...... اگر ڈیڑھ ہزار سنٹر قائم ہو جائیں تو کراچی سے پشاور تک ہر پانچ میل پر ایک سنٹر قائم ہو جاتا ہے ...... پس اگر ڈیڑھ ہزار سینٹر قائم ہو جائے تو ہمارے ملک کا کوئی گوشہ اصلاح و ارشاد کے دائرے سے باہر نہیں رہ سکتا ......'' (الفضل 15 مارچ 1958ء)

ان اقتباسات میں حضرت مصلح موعود نے وقف جدید کی ابتدائی سکیم بیان فرمائی ہے۔ اس سکیم کے تحت سارے پاکستان میں معلمین کا جال پھیلایا جائے تاکہ ہر گاؤں میں ہمارا ایک معلم کام کر رہا ہو۔ جس کی پہنچ اس گاؤں کے ہر گھر تک ہو۔ اس سے آپ پاکستان میں وقف جدید کی وسعت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اور ساتھ ہی حضور کا یہ ارشاد کہ فی الحال اس تحریک کو پاکستان میں شروع کیا جاتا ہے۔ ممکن ہے بعض معلمین افریقہ سے لینے پڑیں۔ حضور کا یہ فقرہ وقف جدید کی عالمگیریت کو واضح کر رہا ہے۔ کہ بوقت ضرورت وقف جدید کو دوسرے ممالک میں جاری کیا جا سکے گا۔ 1985ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے وقف جدید کو تمام ممالک میں جاری کرنے کا اعلان فرمایا:

وقف جدید انجمن احمدیہ کا جنوری 1958ء میں قیام عمل میں آیا۔ اس کے ممبران خلیفہ وقت کی طرف سے نامزد کئے جاتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے درج ذیل ابتدائی ممبران مجلس وقف جدید کے لئے مقرر فرمائے:۔

1۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع)
2۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب
3۔ مکرم مولوی ابوالمنیر نور الحق صاحب
4۔ مکرم مولوی عبدالرحمٰن انور صاحب
5۔ مکرم سید منیر احمد باہری صاحب
6۔ حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب
7۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب

وقف جدید کے ہر شعبہ کا نگران ناظم کہلاتا ہے۔ ناظمین کے علاوہ بھی ممبران ہوتے ہیں۔ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر وقف جدید کے قیام سے تا وفات 28 مئی 1995ء تک مجلس وقف جدید کے صدر رہے۔ پھر حضرت مرزا عبدالحق صاحب بھی ایک سال صدر مجلس وقف جدید رہے مکرم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ ضلع فیصل آباد جنوری 1997ء سے وقف جدید کے صدر مجلس چلے آ رہے ہیں۔ جو خلیفہ وقت کی ہدایات کے مطابق وقف جدید کا کام سرانجام دے رہے ہیں وقف جدید کے کام کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے نظامت مال، نظامت ارشاد۔

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب وقف جدید کے اولین ممبر تھے پہلے ناظم تعلیم پھر ناظم ارشاد مقرر ہوئے ایک وقت تک شعبہ مال کے بھی ناظم تھے۔ درمیان میں مکرم عبدالسلام اختر صاحب ایم۔اے بھی ناظم مال رہے۔ 12 جون 1982ء سے 6 مارچ 2003ء تک مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم ارشاد و ناظم مال دونوں نظامتوں کے انچارج رہے۔ اس وقت مکرم چوہدری مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد اور مکرم حافظ خالد افتخار صاحب ناظم مال کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

## نظامت مال

اس شعبہ کے ذمہ چندہ وقف جدید کی وصولی کا انتظام ہے اس شعبہ کا نگران ناظم مال کہلاتا ہے۔ جو خلیفہ وقت کی ہدایات کے مطابق کام سرانجام دیتا ہے اور چندہ کی وصولی کے نظام کی نگرانی کرتا ہے۔ وقف جدید کا سال یکم جنوری تا 31 دسمبر شمار کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت اپنی استطاعت کے مطابق ہر سال کے شروع میں چندہ وقف جدید کے دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔ کہ دوران سال ہم اتنا چندہ ادا کریں گے۔ چندہ وقف جدید کی درج ذیل مدات ہیں۔

1۔ چندہ وقف جدید بالغان
2۔ چندہ وقف جدید اطفال
3۔ قیام مراکز
4۔ امداد مراکز

چندہ وقف جدید بالغان کے دو حصے ہیں ایک احباب جماعت اپنی استطاعت کے مطابق چندہ ادا کرتے ہیں دوسرے معاونین خصوصی ہوتے ہیں صف اول کے معاونین خصوصی ایسے افراد جماعت جو ایک ہزار روپیہ یا اس سے زائد سالانہ ادا کرتے ہیں۔

صف دوم کے معاونین خصوصی ایسے افراد جماعت جو پانچ سو روپیہ سے 999 روپے تک سالانہ ادا کرتے ہیں۔

## قیام مراکز

ایسی جماعتیں یا افراد جو وقف جدید کے معلم کا سارا خرچ یا کچھ حصہ وقف جدید کو ادا کرتے ہیں یہ رقم

چندہ وقف جدید کے علاوہ ہوتی ہے۔

## امداد مراکز

وقف جدید کے تحت پاکستان کے ضلع تھرپارکر میں خدمت کا کام ہو رہا ہے اس کام کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1978ء میں ایک خصوصی مد امداد مراکز کے نام سے قائم فرمائی۔

## دفتر اطفال

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 7/ اکتوبر 1966ء کو دفتر اطفال کا اعلان فرمایا۔آپ نے 15 سال کی عمر کے لڑکوں اور لڑکیوں، اطفال اور ناصرات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"میں آج احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے رسول کے بچو۔ اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقف جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پر کردو اور اس کمزوری کو دور کردو..........وہ بچے جو اپنی عمر کے لحاظ سے اطفال الاحمدیہ یا ناصرات الاحمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں یعنی ان کی عمریں سات سال سے پندرہ سال کی ہیں اگر وہ مہینہ میں ایک اٹھنی وقف جدید میں دیں تو جماعت کے سینکڑوں ہزاروں خاندان ایسے ہیں جن پر ان بچوں کی قربانی کے نتیجہ میں کوئی ایسا بار نہیں پڑے گا..........اب سال کا بہت تھوڑا حصہ باقی رہ گیا ہے اگر احمدی بچے اس پر پچاس ہزار روپے پیش کردیں تو وہ دنیا میں ایک بہترین نمونہ قائم کرنے والے ہوں گے۔" (الفضل 13/ اکتوبر 1966ء)

جماعت احمدیہ کے بچوں اور بچیوں اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے جیب خرچ اور اپنی عیدی اپنے امام کے حضور پیش کردی۔

چندہ اطفال کو بھی دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ایک تو وہ عام بچے ہیں جو چھ روپے سالانہ یا اس سے کچھ زائد چندہ ادا کرتے ہیں۔دوسرے وہ ننھے مجاہدین ہیں جو سالانہ ایک سو روپیہ یا اس سے زائد چندہ ادا کرتے ہیں

چندہ اطفال وقف جدید کی وصولی کا تمام کام عملہ خدام الاحمدیہ کے سپرد ہے جو اطفال الاحمدیہ کے ذریعہ چندہ اطفال وقف جدید وصول کرتی ہے۔

## نظامت ارشاد

نظامت ارشاد کا نگران ناظم ارشاد کہلاتا ہے۔ جس کے ذمہ معلمین کی تعلیم وتربیت اور پاکستان میں اصلاح وارشاد اور معلمین کے کام کی نگرانی کرنا ہے۔

نظامت ارشاد کا کام احباب جماعت کی بڑھتی ہوئی تعلیم وتربیت کی ضروریات کو پورا کرنا ہے اور پاکستان کے دیہاتی علاقوں میں تعلیم وتربیت اور دعوت الی اللہ کا کام کرنا ہے۔نظامت یہ کام اپنے معلمین کے ذریعے انجام دیتی ہے۔

## معلمین وقف جدید

معلمین کا میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔معلمین واقف زندگی ہوتے ہیں۔جو اپنی زندگی خدا تعالیٰ کے لئے اور احمدیت کیلئے وقف کرتے ہیں۔ ہر معلم کو آغاز میں ایک سال کی تعلیم دی جاتی تھی۔جس میں قرآن مجید باترجمہ، نماز باترجمہ اور نماز کے مسائل، حضرت مسیح موعود کی کتب نیز دعوت الامیر، حدیقۃ الصالحین، نبراس المومنین، فقہ احمدیہ۔اس کے علاوہ بنیادی اختلافی مسائل سکھائے جاتے ہیں۔یہ ایک سالہ کورس مکمل کرنے والے واقفین کو سینئر معلمین کے پاس ایک ماہ زیر تربیت رکھا جاتا ہے پھر ان کو دیہاتی مراکز میں کام کرنے کیلئے بھجوایا جاتا ہے۔ 1996ء سے عرصہ تعلیم دو سال کر دیا گیا تھا اب 2005ء سے تعلیم کا دورانیہ تین سال کر دیا گیا ہے۔ اس وقت 57 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔جدید سہولتوں سے آراستہ ہوسٹل کی سہولت بھی میسر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے معلمین کلاس کو "مدرسۃ الظفر" کا نام عطا فرمایا تھا۔اس وقت اس مدرسہ کے پرنسپل مکرم اسفند یار منیب صاحب ہیں جو آٹھ اساتذہ کے تعاون سے معلمین کی تعلیم وتربیت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

ایک معلم کا حلقہ پانچ میل کا ہوتا ہے وہ اپنے حلقہ میں تعلیم وتربیت اور اصلاح وارشاد کا ذمہ دار ہوتا ہے وہ اپنے حلقہ کا دورہ کر کے معلوم کرتا ہے کہ اس کے حلقہ میں کل کتنے دیہات ہیں اور ان میں کتنی احمدی جماعتیں ہیں اور اس کے حلقہ میں کل کتنے احمدی احباب ہیں۔معلم اپنے ماحول کا ایک نقشہ بنا کر دفتر کو بھجواتا ہے جس میں وہ اپنے جائزہ کے مطابق اعداد وشمار کا اندراج کرتا ہے اور دفتر کو ابتدائی رپورٹ بھجواتا ہے کہ اس وقت مقامی جماعت کی تعلیم وتربیت کا یہ حال ہے اتنے افراد قاعدہ یسرنا القرآن جانتے ہیں اتنے افراد قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ جانتے ہیں اور اتنے افراد نماز باجماعت ادا کرنے کے عادی ہیں اور تلاوت قرآن مجید کے عادی ہیں۔اس گاؤں میں احمدیت کب اور کس سن میں آئی اور کون کون سے فرقے پائے جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

ہر معلم کے لئے ماہانہ رپورٹ کارگزاری دفتر کو بھجوانا ضروری ہے۔جس میں معلم دوران ماہ اپنے کام کی تفصیل درج کرتا ہے۔اس ماہ کتنے دیہات کا دورہ کیا۔دورہ کے دوران کتنا سفر کیا۔زیر دعوت دوستوں کی تعداد اور ان سے رابطے کی تفصیل دوران ماہ کتنے پھل ملے۔

احباب جماعت کی تعلیم وتربیت بھی معلمین کا بہت بڑا کام ہے۔ہر معلم اپنے سنٹر کی تعلیم وتربیت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔معلم اپنی ماہانہ رپورٹ میں اس قسم کے امور درج کرتا ہے۔قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنے والے۔قرآن مجید ناظرہ پڑھنے والے قرآن مجید باترجمہ، نماز باترجمہ اور بنیادی اختلافی مسائل سیکھنے والے نماز باجماعت اور قرآن مجید کی تلاوت کے عادی افراد، معلم یہ تعداد تنظیم وار اپنے فارم میں درج کرتا ہے۔ناخواندہ افراد کو لکھنا پڑھنا سکھاتا ہے اپنے سنٹر میں جماعتی چندوں کی وصولی کے سلسلے میں عہدہ داران کے ساتھ تعاون کرتا ہے۔جماعت کی ذیلی تنظیموں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ ناصرات الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ کے ساتھ تعاون اور راہنمائی کرتا ہے۔ احباب جماعت میں دعوت الی اللہ کا جذبہ پیدا کرتا ہے تاکہ اصلاح وارشاد کے کام کو وسیع کیا جاسکے۔

226 معلمین اصلاح وارشاد اور تعلیم وتربیت کے کام کے علاوہ خدمت خلق کے کام بھی کرتے ہیں۔ اپنے سنٹر میں طبی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔جو مریضوں کو مفت ادویہ یا برائے نام قیمت پر دوائی دیتے ہیں جس سے غیراز جماعت احباب کے ساتھ رابطہ قائم کرنے میں سہولت ہوتی ہے۔دفتر وقف جدید کے ذریعہ ہزاروں افراد کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہو چکی ہے اور پاکستان میں 733 سنٹروں میں اب تک معلمین کام شروع کر چکے ہیں۔

## فضل عمر ہومیو پیتھک ڈسپنسری

دفتر وقف جدید میں ایک ہومیو پیتھک ڈسپنسری قائم ہے جہاں سے تقریباً 200 افراد روزانہ دوائی حاصل کرتے ہیں ایک ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر مریضوں کا توجہ سے علاج کرتے ہیں۔معلمین یہاں سے دوائیاں لے جا کر اپنے سنٹروں میں مفت دوائی دیتے ہیں۔ بیرونی خطوط پر دوائیاں تجویز کر کے بھجوائی جاتی ہیں۔

آخر میں وقف جدید کے معلمین اور کارکنان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید اور نمایاں خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

## کامل نیکی

تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

(آل عمران:73)

نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی طرف پھیرو۔ بلکہ نیکی اسی کی ہے۔ جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر اور مال دے اس کی محبت رکھتے ہوئے اقرباء کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو نیز گردنوں کو آزاد کرانے کی خاطر اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور وہ جو اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں جب وہ عہد باندھتے ہیں اور تکلیفوں اور دکھوں کے دوران صبر کرنے والے ہیں اور جنگ کے دوران بھی۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے صدق اختیار کیا اور یہی ہیں جو متقی ہیں۔ (البقرۃ:178)

## عزیزم شکیل احمد صدیقی کی یاد میں

### شکیل صدیقی کی خالہ کے بے ساختہ جذبات

میرا پیارا بھانجا عزیزم شکیل احمد صدیقی مورخہ یکم فروری 2005ء کو بوجہ یرقان وفات پا گیا۔ یقیناً ہم اللہ کے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ عزیزم شکیل احمد صدیقی نے 17 سال کی عمر میں وصیت کر لی تھی۔ عزیزم بچپن ہی سے ذہین اور ہونہار تھا۔ سب سے چھوٹا ہونے کے ناطے سب نے بہت پیار لیا۔ 30 سال کی عمر میں بورکینا فاسو میں وفات پائی۔ اللہ کی امانت تھی اس نے لے لی۔

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

شکیل کی وفات نے ایک دفعہ ہم سب کو ہلا کر رکھ دیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شکیل احمد کے ابو بشیر احمد صدیقی صاحب کو خوشیاں ہی خوشیاں دیں۔ یہ سب سے چھوٹا اور چھٹے نمبر پر تھا۔ سب بھائیوں نے خوب دل لگا کر محنت کی۔ شکیل احمد کی طبیعت بہت ہی پر بہار تھی۔ وہ ہر وقت مسکراتا چہرہ بڑے پیار سے سب کو ملتا تھا۔ بڑا خوش تھا کہ میں نے ربوہ میں رہ کر باہر جانے کیلئے زبان سیکھ لی ہے۔ ہم نے بڑی خوشی سے الوداع کہا اور وہ اپنے مشن پر چلا گیا۔ مربی سلسلہ ہونے کے ناطے جب کبھی آتا تو بہت سے ایسے واقعات سناتا جن کے سننے سے ایمان تازہ ہو جاتا۔ شکیل احمد جب پاکستان سے گیا تو اس وقت ان کی بیوی بشریٰ طیبہ امید سے تھیں اللہ تعالیٰ نے بیٹی دی بڑی خوشی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے شکیل احمد کو اولاد سے نوازا ہے۔ ان کی بیوی بشریٰ طیبہ تھوڑے عرصہ کے بعد شکیل کے پاس چلی گئیں۔ چار سال پورے ہو گئے تھے اب شکیل پاکستان آنے کی تیاریاں کر رہا تھا۔ اس نے اپنا فرض بڑی خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ ہم سب نے بڑے حوصلہ سے اس کی جدائی کا اتنا بڑا صدمہ برداشت کیا اور اللہ کی رضا پر راضی ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے بڑے ہی حوصلہ افزا الفاظ میں شکیل احمد کو یاد کیا۔ حضور انور نے شکیل احمد کے متعلق ذکر کیا کہ وہ ہر وقت مسکراتا رہتا تھا وہ شہید ہے وہ غازی ہے وہ مجاہد ہے۔ حضور کے ان لفظوں نے ہمارے اندر زندہ رہنے کی خواہش پیدا کردی اللہ تعالیٰ حضور انور کو صحت والی کام کرنے والی خوشیوں والی لمبی زندگی سے نوازے۔ آمین۔ میں ہر روز شکیل احمد کا نام لے کر اس کے لئے اپنی زبان میں نظمیں لکھتی رہتی ہوں گو میں زیادہ پڑھی لکھی نہیں ہوں مگر اپنے جذبات سے خالہ ہونے کے ناطے لکھتی ہوں بلکہ میں خالہ نہیں ہوں میں اس کی ماں ہوں وہ میرا بیٹا تھا لکھنے کو تو بہت کچھ ہے لیکن میں اپنے مضمون کو ختم کرتی ہوں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت کرے اور درجات بلند کرے اور ہم سب کو صبر اور ہمت عطا فرمائے۔ آمین

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

(ر۔ب)

آر۔ایس۔بھٹی

# آتش فشاں کی زد میں آنے والا شہر
# پمپائے (Pompeii) جو مٹی تلے دفن ہو گیا

ماہرین آثار قدیمہ کے مطابق پمپائے کا شمار اہم ترین آثار قدیمہ میں ہوتا ہے۔ پہلی صدی عیسوی تک پمپائے ایک کامیاب شہر تھا جو 79ء میں معروف آتش فشاں ماؤنٹ وے زووہ کے پھٹنے سے منوں مٹی تلے دفن ہو گیا اور منجمد ہو گیا۔

## پمپائے کا حدود اربعہ

پمپائے روم سے 150 میل جنوب مغرب میں واقع ہے۔ اٹلی کا یہ علاقہ Compania کہلاتا ہے جس کا مطلب ہے countryside یا بیرون شہر۔ یہ Bay of Naples کے شمال مغرب میں ہے۔

پمپائے کی بنیاد آٹھویں صدی قبل مسیح میں Oscans نے رکھی۔ جو کہ کسانوں اور چرواہوں کا ایک قبیلہ تھا۔ چھٹی صدی قبل مسیح تک یہ علاقہ یونانی اثرات کے اندر آچکا تھا اور تقریباً دو سو سال بعد یعنی چوتھی صدی قبل مسیح میں اس کو Samnites نے فتح کیا۔ روم نے اسے 89 قبل مسیح میں فتح کیا اور 80 قبل مسیح میں اس علاقہ کو باقاعدہ طور پر اپنی کالونی کا درجہ دیا۔ 79ء تک یہ شہر 160 ایکڑ تک پھیل چکا تھا اور اس کی آبادی لگ بھگ بیس ہزار یا اس سے کچھ کم تھی۔

## ماؤنٹ وے زووہ (Vesuvius)

اٹالین ماؤنٹ وے زووہ کو صرف وے زووہ ہی کہتے ہیں۔ یہ دنیا کا سب سے مشہور آتش فشاں پہاڑ ہے۔ یہ پمپائے کے شمال مشرق میں 6 سے 10 کلومیٹر کی دوری پر ہے اور یورپ کا اکلوتا active آتش فشاں پہاڑ ہے۔ اس کا دہانہ پیالے کی شکل کا ہے۔ 73ء میں ایک ہڑتال کے دوران مزدوروں نے جب یہاں پناہ لی تو انہوں نے اس کی چوٹی کو ایک میل تک پھیلے ہوئے بیسن کی شکل میں پایا۔ آج یہ ایک بڑے خالی پیالے کی شکل میں ہے اور بظاہر پرسکون نظر آتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ پرسکون کیفیت کل کو ختم ہو جائے۔

وے زووہ 79ء کی آتش فشانی کی وجہ سے شہرت رکھتا ہے۔ جس میں دو شہر ہرکولینیم (Herculaneum) اور پمپائے تباہ ہو گئے۔ 62ء میں Nero کے دور حکومت میں پمپائے میں ایک بڑا زلزلہ آیا، بلکہ کہا جاتا ہے کہ متواتر زلزلے آئے، جس سے بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی۔ لیکن کسی کا دھیان بھی اس طرف نہ گیا کہ یہ ایک آتش فشانی عمل کا حصہ ہے۔ اس کی تاریخ بہت پرانی ہے بعض چٹانیں جو وے زووہ سے ملی ہیں 3 لاکھ سال پرانی ہیں۔ یہ ایک Complex Volcano ہے تاریخ نے جو اس کی سب سے پہلی آتش فشانی محفوظ رکھی وہ 79ء کی ہے۔ 79ء سے اب تک یہ پہاڑ تین درجن دفعہ پھٹ چکا ہے۔ آخری مرتبہ یہ مارچ 1944ء میں پھٹا۔ جب امریکن فوجوں نے دوسری جنگ عظیم کے دوران اس علاقہ کو جرمن قبضہ سے آزاد کرایا۔ یہ اب تک ان گنت لوگوں کو نشانہ بنا چکا ہے۔ 3360 لوگوں کو اس نے 79ء میں قتل کیا۔ اگرچہ آج یہ خاموش آتش فشاں ہے۔ لیکن اس وقت انتہائی خطرہ والے علاقہ میں تقریباً بیس سے تیس ہزار لوگ فی مربع کلومیٹر رہ رہے ہیں۔ یعنی کسی بھی متوقع خطرہ میں تین ملین افراد فوری طور پر متاثر ہو سکتے ہیں۔ ایک درمیانے درجہ سے اونچے درجہ تک کی آتش فشانی میں 4 میل رداس کا رقبہ متاثر ہو سکتا ہے۔

## 79 عیسوی کی آتش فشانی

79 عیسوی میں تاریخ میں ایک ڈرامائی لمحہ آیا۔ جب اس پہاڑ کی چوٹی اڑ گئی اور وے زووہ نے اپنا آدھا حصہ فضا میں اگل دیا۔ تاریخ میں اس سے پہلے کی کسی آتش فشانی کا ذکر نہیں ملتا اس دور کے بہت سے نام نہاد سائنسدانوں کا خیال تھا کہ یہ کبھی آتش فشاں ہوا کرتا تھا لیکن اب مردہ ہو چکا ہے۔

یہ انسانی تاریخ کی سب سے یادگار آتش فشانی تھی۔ 62ء میں آنے والے زلزلے سے تقریباً ساڑھے سترہ سال بعد وے زووہ کسی غیر معمولی طاقت کے زیر اثر جاگ اٹھا تھا۔ اگرچہ اس دھماکے کی کوئی وارننگ نہیں ہوئی تھی۔ لیکن قریباً دس دن پہلے کنوئیں اچانک خشک ہو گئے تھے اور وہ گائیں جو وے زووہ پر چرنے کے لئے لے جائی جاتی تھیں کچھ عجیب سا رویہ اختیار کر لیتی تھیں۔

24 اگست 79ء کو صبح دس بجے وے زووہ ہزاروں سال کی نیند سے جاگ اٹھا۔ وہ آتش فشانی جس نے پمپائے اور ہرکولینیم کو تباہ کیا۔ اس کا آغاز آتش فشاں کے دہانے سے ایک عظیم دھماکہ سے ہوا۔ لاوا ایک فوارہ کی شکل میں بہہ نکلا تھا۔ جس نے ایک ستون کی شکل اختیار کر لی جو کہ 20 کلومیٹر سے زیادہ بلند تھا۔ یہ گرم آتش فشانی راکھ، گیسوں اور پتھروں پر مشتمل تھی۔ اس طرح کی آتش فشانی Umbrella Pine کہلاتی ہے۔ آتش فشاں سے اگلا ہوا یہ مادہ شمال مغرب کے رخ پر چلتی ہوئی ایک تیز آندھی لے اڑی۔ اور پمپائے اس آتشی بارش کا براہ راست نشانہ بنا۔ یہ پتھروں اور آتش فشانی مادہ کی بارش تھی جو بغیر رکے اگلے دن صبح تک جاری رہی۔ پتھروں کی بارش کی وجہ سے گھروں کی چھتیں گر گئیں۔ جو بڑی تعداد میں اموات کا باعث بنی۔ ہر طرف لگی ہوئی آگ یقینی طور پر جہنم کا منظر پیش کر رہی تھی۔

آسمان تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا ایسا اندھیرا روم کے شہریوں نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ آتش فشاں کا ملبہ تیز رفتاری سے گر رہا تھا اور تیزی کے ساتھ۔ پمپائے کی گلیوں اور گھروں کی چھتوں پر جمع ہو رہا تھا جس کی اونچائی کئی فٹ تک پہنچ چکی تھی۔ جس کی وجہ سے لوگوں کا گھروں سے نکلنا ناممکن ہوتا جا رہا تھا۔

اگلی صبح زہریلی گیسوں اور راکھ کی بارش ہوئی جو Volcanic Cloud کہلاتی ہے۔ اس کے اثرات تباہ کن ثابت ہوئے۔ قریباً دو ہزار افراد جل کر مر گئے۔ جو کہ شہر کی آبادی کا پندرہ فیصد تھے۔ مزید تباہ کن بارشیں جو آتش فشانی مادے کی شکل میں ہو رہی تھیں عمارتوں کے بڑے حصہ کو تباہ کر رہی تھیں اور اس Volcanic cloud سے ہونے والی اموات کو ڈھانپ رہی تھیں۔

اس آتش فشانی کے چند دنوں کے اندر ہی پمپائے اور تمام وادئ سارنو Sarno اپنی ہیئت تبدیل کر چکی تھی۔ موٹی سفید تہہ نے ہر چیز کو ڈھانپ لیا تھا۔ تمام شہر تقریباً 6 میٹر موٹی تہہ میں دب چکا تھا۔

## عینی شہادت

اس تمام سانحہ کی عینی شہادت بھی تاریخ نے محفوظ رکھی۔ اور وہ (Pliny The Younger) پلینی اصغر کا وہ خط ہے جو اس نے ایک تاریخ دان Tacitus کو لکھا۔ اس نے وے زووہ کے اوپر ایک گہرا تاریک بادل دیکھا جو پہاڑ کے دہانے سے پھوٹ رہا تھا۔ کچھ دیر کے بعد وہ بادل تیزی کے ساتھ نیچے آنا شروع ہوا۔ اور اس نے ہر چیز کو ڈھانپنا شروع کر دیا۔ وہ یہ تمام منظر سمندر کے دوسرے کنارے سے دیکھ رہا تھا۔

وہ بادل جسے پلینی نے دیکھا آج Pyroclastic Flow کہلاتا ہے۔ جو انتہائی گرم گیسوں اور چٹانوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ پلینی کا بیان ہے کہ بے شمار زمینی جھٹکے محسوس کئے گئے۔ جس کے بعد زمین تیزی کے ساتھ گھومی۔ راکھ موٹی تہوں کی صورت میں گر رہی تھی۔ سمندر خشک ہو گیا اور پھر ایک دم طاقتور جھٹکے سے واپس آیا۔ اس کو ماہر ارضیات سونامی کہتے ہیں۔ دن کی روشنی گہری تاریکی میں ڈوب چکی تھی۔ اس کا چچا جو ایک سائنسدان تھا (Pliny The Elder) اس واقعہ کی تفتیش کے لئے پہلے ہی بہت سے جہازوں سے رابطہ کر چکا تھا۔ وہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کی زیادتی کی وجہ سے دوسرے کنارے پر 56 سال کی عمر میں مر گیا۔ وہ مقام جہاں پلینی اکبر رہتا تھا وے زووہ سے 19 میل مغرب میں ہے۔ اس دور کے بہت سے لوگ جو اس واقعہ کے عینی گواہ تھے اگرچہ دم گھٹ کر نہیں مرے لیکن زہر آلودہ ہوا اور گرمی کی لہروں کی وجہ سے جلد مر گئے۔ ہڈیوں کے ڈھانچوں اور Molds کی جسمانی حرکات و سکنات جو ماہرین نے مشاہدہ کی ہیں ان سے سخت ذہنی کوفت کے آثار ملتے ہیں۔

## کچھ مزید حالات و واقعات

اس سانحہ سے ایک دن پہلے (23 اگست) روم کے شہریوں نے دیوتا Vulcan کا دن منایا تھا۔ جو کہ زیرِ زمین آگ کا دیوتا ہے اور یہ شہنشاہ سیزر آگسٹس کی سالگرہ کا دن بھی تھا جس نے روم پر 27 قبل مسیح سے 14 عیسوی تک حکومت کی تھی۔

یاد رہے کہ روم اس دور کی سپر پاور تھا۔ اس ناگہانی آفت پر رومن سینٹ کی طرف سے فنڈ مہیا کئے گئے۔ یہ قدرتی آفت بادشاہ Titus کے مخمصہ حال پر ایک مصیبت بن کر ٹوٹی۔ جس کو اپنے باپ کے بعد تخت پر بیٹھے صرف تین ماہ ہوئے تھے۔ حکومت میں موجود یہودیوں کا کہنا تھا کہ یہ خدا کی طرف سے ایک سزا ہے۔ کیونکہ Titus نے نو سال پہلے یروشلم کو تباہ کیا تھا۔

اندازہ ہے کہ اس Eruption کے دوران ایک کیوبک میل (4 کیوبک کلومیٹر) مادے کا اخراج 19 گھنٹوں کے دوران ہوا۔ آتش فشانی کے دوران وہ تمام قسم کا مادہ جو پمپائے پر گرا تھا قریباً تمام شہر اس میں دفن ہو گیا تھا، سوائے چند بلند عمارتوں کی چھتوں کے۔ شہر تباہ ہو گیا اور اس کا حدود اربعہ گم ہو گیا۔

پمپائے اٹھارہویں صدی کے وسط میں (1748ء) دوبارہ دریافت ہوا۔ آج پمپائے کے بہت سے حصہ کی کھدائی ہو چکی ہے۔ سمندر یہاں سے ایک کلومیٹر ہے جبکہ 79ء میں یہ بہت قریب تھا۔ سمندر سے اس دوری کے لئے ہمیں اس گرد و غبار اور مٹی کا شکر گزار ہونا چاہئے جو اس آتش فشانی کے دوران خارج ہوئی۔ جو ملبہ دریافت ہوا اس نے بہت سے لوگوں کی آخری لمحات کی حرکات کو بھی محفوظ کیا ہے جو انہوں نے زندگی بچانے کی آخری کوشش کے طور پر کیں اور گھنٹوں اس جدوجہد میں مصروف رہے۔

ماہرین ارضیات نے پمپائے سے برآمد ہونے والی چٹانوں اور ٹکڑوں کی مقناطیسی خصوصیات بھی معلوم کی ہیں۔ تا کہ اس بات کا اندازہ لگایا جا سکے کہ جس آتش فشانی میں یہ شہر دفن ہوا اس کا درجہ حرارت کیا تھا۔ دو سو سے زائد آتش فشانی چٹانوں، ٹکڑوں اور گھروں کی چھتوں کی ٹائلوں کا معائنہ کرنے کے بعد یہ بات سامنے آئی ہے کہ جس وقت یہ آتش فشانی مادہ وے زووہ کے دہانے سے پھوٹا اس کا درجہ حرارت $850^\circ C$ تھا۔ جب یہ شہر تک پہنچا تو $350^\circ C$ تک ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ کچھ علاقوں میں اس کا درجہ حرارت صرف 180 ڈگری سینٹی گریڈ بھی پایا گیا ہے۔

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) سید ممتاز احمد صاحب

# اعلیٰ قسم کے گھوڑوں کی تاریخ

## تھاروبریڈ یعنی بہترین نسل ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے

گھوڑے کے حسن کو پہچاننے اور اس سے صحیح معنوں میں لطف اندوز ہونے کے لئے علم اور تجربہ حاصل کرنا پڑتا ہے۔ یہ گتھی ابھی تک کسی نے نہیں سلجھائی کہ زمانہ جاہلیت میں بھی عرب کے بدوؤں کو گھوڑوں میں افزائش نسل کے ذریعہ وہ تمام تر خوبیاں پیدا کرنی کس نے سکھلا دیں جو اس ترقی یافتہ دور میں بھی اعلیٰ ترین گنی جاتی ہیں۔

سترھویں اور اٹھارویں صدی کے دوران برطانیہ میں اچھے اور اعلیٰ جانور پالنے کا شوق شروع ہوا اور اس ملک نے اس علم میں اتنی ترقی کی کہ آج تک تقریباً ہر ملک میں ان کے ترقی یافتہ جانوروں کی نسلیں بڑی قیمت پر خریدی جاتی ہیں۔ اس زمانہ میں ان کے پاس گھوڑوں کی کئی نسلیں تھیں لیکن وہ بھدی تھیں اور خوبصورت نہ تھیں۔ چنانچہ ان کے ایک شہری نے عرب سے ایک گھوڑا خریدا جو اپنے مالک کے نام سے ڈارلے عربین (Darley Arabian) کہلایا۔ ایک دوسرے انگریز نے ترکی سے ایک گھوڑا خریدا جو اپنے مالک کے نام کی وجہ سے بائرلے ٹرک (Byerlay Turk) کے نام سے موسوم ہوا۔ ایک تیسرا انگریز پیرس (فرانس) میں سیر کر رہا تھا کہ اس کی نظر ایک نہایت خستہ حال گھوڑے پر پڑی جس کو ایک غریب فرانسیسی نے گاڑی میں جوت رکھا تھا۔ اس انگریز کا نام مسٹر گوڈولفن تھا (Mr. Godolphin) اور وہ گھوڑوں کا وسیع تجربہ رکھتا تھا۔ اس نے فوراً ہی ایک بڑی رقم دے کر یہ خستہ حال گھوڑا خرید لیا اور اسے انگلستان لے آیا۔ جب ان تینوں نرگھوڑوں سے انگلستان میں موجود گھوڑیوں سے افزائش نسل کی گئی تو جو جانور پیدا ہوئے ان کی جسامت تو انگریزی گھوڑیوں کی طرح بڑی تھی لیکن ان کے جسم سڈول، سر خوبصورت اور جلد ملائم بن گئی۔ جب انہیں دوڑایا گیا تو وہ انگریزی گھوڑوں پر ہر طرح سبقت لے گئے۔ چنانچہ انہوں نے انگلستان میں ایک سوسائٹی بنالی جس کے توسط سے ان تین نرگھوڑوں کی تمام نسل کا اندراج رجسٹروں میں ہونے لگا اور ان کا نام تھاروبریڈ یعنی بہترین نسل رکھ دیا گیا۔ یہ نسل گھوڑ دوڑ میں تمام دنیا پر چھا گئی اور اتنی مقبول ہوئی کہ آج یہ دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں پھیل چکی ہے۔ اب خواہ آپ اس نسل کا گھوڑا آسٹریلیا میں دیکھیں، پاکستان میں، فرانس میں، جرمنی میں یا امریکہ میں ان تمام کا شجرہ نسب ان تین میں سے ایک نرگھوڑے کے ساتھ جا ملے گا۔

اس کے بعد عرب گھوڑے اس قدر مقبول ہوگئے کہ تمام ترقی یافتہ ممالک میں خالص عربی النسل گھوڑوں کی مانگ بڑھ گئی اور لوگوں نے جزیرہ نما عرب، ترکی، مصر، عراق اور اردن سے عرب نسل کے گھوڑے خرید کر اپنے اپنے ملکوں میں خالص عربی گھوڑوں کی نسل کشی شروع کردی۔ اسی اثنا میں عرب گھوڑوں کے بہت سے پرستار پیدا ہوگئے۔ ان میں ایک کارل نامی جرمن تھا جو عرب کے ایک قبیلہ کے سردار کے پاس گیا اور اس قبیلہ کا رکن بن گیا۔ سال ہا سال وہ اس قبیلہ کے ساتھ رہا اور ان کی جنگوں میں ان کے ساتھ حصہ لیتا رہا اس نے تمام عرب گھوڑوں کا غور سے مطالعہ کیا اور برسوں کی محنت کے بعد اس نے واپس آکر ایک کتاب لکھی جس کا انگریزی میں ترجمہ کیا گیا۔ اس کتاب کا انگریزی نام Black Tents of Arabia ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ پہلی بار دنیا پر انکشاف ہوا کہ عربی نسل کے گھوڑوں میں تین الگ الگ قسمیں ہیں۔ ایک نسل طاقت میں مشہور ہے۔ ایک برق رفتاری میں اور تیسری حسن کا پیکر ہے۔ بہرحال تینوں نسلیں نہایت اعلیٰ نسل کشی کا نمونہ ہیں اور بطور سواری کے جانور کے تمام دیگر گھوڑوں پر فوقیت رکھتی ہیں۔ اسی طرح ایک نہایت اعلیٰ اور امیر خاندان کی انگریز لڑکی عرب گئی اور ایک قبیلہ کے سردار کی بیٹی بن گئی۔ بہت عرصہ وہاں قیام کے بعد اور عربی نسل کے گھوڑوں کا وسیع تجربہ حاصل کرنے کے بعد وہ انگلستان آکر Lady Wentworth مشہور ہوئی۔ اس نے انگلستان میں عربی نسل کے گھوڑوں کا سٹڈ (Stud) یعنی نسل کی افزائش گاہ قائم کی۔ اس کی وفات پر اس Stud کے گھوڑے نیلام ہوئے جن میں دس عدد پاکستانی فوج نے خریدے جو میرے پاس ریمونٹ ڈپو مونہ میں 1958ء میں آئے جن کی نسل کشی اب بھی جاری ہے۔

بقیہ صفحہ 5

دوسرا شہر جو اس آتش فشانی میں تباہ ہوا ہرکولینیم ہے جو پمپائے سے نسبتاً چھوٹا تھا۔ ماہرین کی پمپائے کو زیادہ اہمیت دینے کی شائد یہ بھی ایک وجہ ہے کہ اس شہر کے مطالعہ سے ان کو پہلی صدی عیسوی کے روم کے بارے میں بہت سی معلومات ملتی ہیں اور اس دور کی زندگی کا پتہ چلتا ہے اس موضوع پر متعدد کتابیں اور ناول لکھے گئے۔ انٹرنیٹ پر اس موضوع پر بہت مواد موجود ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''اگر انسان زمین کی سیر کرے اور آنکھیں کھول کر ان ہلاک شدہ قوموں کے مدفن تلاش کرے تو یقیناً وہ ان کے بدانجام سے آگاہی پائے گا۔ آجکل ماہرین آثار قدیمہ یہی کام سرانجام دے رہے ہیں اور بہت سی ہلاک شدہ قوموں کے مدفن دریافت کر چکے ہیں''۔

(ترجمۃ القرآن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ص560)

جن لوگوں کو زمین گھوم پھر کر دیکھنے کا موقع ملتا ہے وہ خدا کے کمالات اور اس کی قدرت کا زیادہ قریب سے مشاہدہ کر سکتے ہیں اور اگر انہیں دیکھنے والی آنکھ اور محسوس کرنے والا دل میسر ہو تو اس کے عجائبات پر حیرت زدہ ہوئے بغیر نہیں رہتے اس کے علاوہ جو کچھ اس طرح مشاہدہ کرنے سے ہم سیکھ سکتے ہیں وہ کسی کتاب سے نہیں سیکھا جا سکتا۔

ملک محمد حفیظ صاحب

# میرے ابا جان مکرم ملک محمد صدیق صاحب

آج میں جس ہستی کا ذکر کرنے لگا ہوں وہ بہت ہی پیاری ہستی ہے۔ جن کا خیال آتے ہی آنکھوں سے آنسوؤں کا سمندر اُمڈ آتا ہے یہ وجود میرے پیارے والد محترم ملک محمد صدیق صاحب کا ہے۔ جو ہمارے لئے دعاؤں اور محبتوں کا ایک خزانہ تھے آپ اس قدر ملنسار تھے کہ جو کوئی آپ سے ملتا اس کو احساس تک نہ ہوتا کہ پہلی دفعہ آپ سے مل رہا ہے۔

آپ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کا بچپن بھیرہ میں گزرا۔ آپ کو اپنے شہر اور بزرگوں سے بہت پیار تھا۔ آپ بڑی محبت سے اپنے شہر اور بزرگوں کا ذکر کرتے۔ ایک لمبا عرصہ سے اسلام آباد میں رہائش تھی۔ ایک سال کینسر کی بیماری میں مبتلا رہ کر 19 جون 2005ء عصر کے وقت اسلام آباد میں وفات پائی۔ آپ کی ناگہانی موت کے صدمہ سے ہر آنکھ اشکبار ہے اور ان کی یادوں کے نقوش اس قدر پیارے ہیں جنہیں بھلایا نہیں جا سکتا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

میرے پیارے ابو بیشمار اوصاف کے مالک تھے۔ آپ پیار کرنے والے، رحم دل، حساس بے حد شفیق ملنسار اور مہمان نواز تھے۔ آپ اپنے بچوں سے ہی نہیں بلکہ رشتے داروں اور غیروں سے بھی حسن سلوک فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار فضلوں سے نوازا تھا۔ آپ کو ہمیشہ یہ خیال رہتا کہ جس طرح اللہ نے مجھ پر فضل فرمایا اسی طرح میرے رشتے داروں پر بھی فرمائے۔ ہر کسی کی خوشی اور غمی میں فوراً شریک ہوتے۔ تکبر وحسد بالکل نہ تھا۔ دعاؤں پر یقین رکھتے۔ مہمانوں کی تواضع کرتے اور کسی کو اپنے گھر سے خالی ہاتھ نہ لوٹاتے اپنے ملازموں کا خیال گھر کے باقی افراد کی طرح کرتے۔

آپ پانچ وقت کے نمازی اور تہجد گزار تھے۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا آپ کو گریہ وزاری سے نماز اور تہجد پڑھتے دیکھا۔ آپ کی خواہش ہوتی کہ باجماعت نماز ادا کروں۔ قرآن کریم سے عشق تھا صبح سویرے میری امی کے ساتھ اٹھ جاتے۔ نماز کے بعد اونچی آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کرتے۔ جب ہم سب بہن بھائی اکٹھے ہوتے تو گھر میں باجماعت نماز کا انتظام کرتے۔

آپ کو امام وقت سے بہت محبت تھی۔ خلافت سے محبت اور اطاعت کا یہ حال تھا کہ 18 سال سے باقاعدہ جلسہ سالانہ لندن کے لئے تشریف لے جاتے رہے۔ آپ خدا کے فضل سے چندوں اور مالی قربانی میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہے۔ احمدیت سے عشق تھا روزنامہ الفضل اور دینی کتابوں کو شوق سے پڑھتے اور پھر ترتیب سے الفضل کو سنبھالتے۔ حضور کے خطبات باقاعدگی سے سنتے۔ اپنی اولاد کو ہمیشہ نماز اور قرآن مجید کی تلاوت کی تلقین کرتے اور دوران گفتگو قرآن و حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود میں سے کوئی نہ کوئی بات سمجھاتے رہتے۔

آپ ایک مثالی خاوند اور شفیق باپ تھے۔ ہر وقت ہماری والدہ کی فکر کرتے اور تلقین کرتے کہ ان کا خیال رکھا کرو اللہ تعالیٰ نے آپ کو نیک اور فرمانبردار اولاد عطا کی جنہوں نے آپ کی دن رات خدمت کی مگر خدا کو کچھ اور منظور تھا۔ اب جب آپ ہم میں موجود نہیں تو ہماری آنکھیں اس مہربان وجود کو تلاش کرتی ہیں کہ جو مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ سب کو خوش آمدید کہتے اور پیار و محبت کے ساتھ ہمارے ساتھ باتیں کر کے آپ اپنے نواسے نواسیوں پوتے پوتیوں سے شفقت اور محبت فرماتے تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، 6 بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ جن میں خاکسار ملک محمد حفیظ، ملک محمد منیر صاحب اور ملک محمد نصیر صاحب اسلام آباد ہیں، ملک محمد شریف صاحب ملک تنویر صاحب کینیڈا اور ملک منان صاحب امریکہ میں مقیم ہیں بیٹیوں میں شوکت سلطانہ صاحبہ اہلیہ ملک انور صاحب ربوہ، عابدہ خرم صاحبہ اہلیہ خرم منہاس صاحب کراچی اور نازش ملک صاحبہ اہلیہ ملک نوید صاحب اسلام آباد ہیں۔

ہم سب بہن بھائی تمام احباب جماعت جو ہمارے دکھ میں خود شریک ہوئے یا خطوط اور ٹیلی فون کے ذریعے شریک ہوئے الفضل کے ذریعے شکریہ ادا کرتے ہیں اور یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے ہمارے والد کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ہم سب بچوں کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کی اعلیٰ صفات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

وارث احمد فراز صاحب

نڈر عالم اور مختلف علوم پر عبور رکھنے والے

# حضرت امام ابن تیمیہ رحؒ

حضرت امام بن تیمیہ کا نام احمد تھا ابو العباس کنیت ۔تقی الدین لقب، ابن تیمیہ عرف تھا والد کا نام شہاب الدین تھا۔آپ 661ھ بمطابق 1263ء میں دمشق کے علاقہ حران میں پیدا ہوئے اس لئے الحرانی کہلائے آپ کے والد بہت بڑے عالم تھے حافظ ذہبی نے ان کی نسبت لکھا ہے کہ آپ بہت بڑے محقق اور علوم پر عبور رکھتے تھے۔

## تاتاریوں کی یلغار

ابھی امام صاحب کی عمر چھ سات سال کی تھی کہ تاتاریوں کے ہاتھوں خلافت عباسیہ کے مرکز پر قیامت ٹوٹی ۔تاتاریوں نے بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجادی ۔تاتاریوں کی تباہ کاریوں سے حران بھی محفوظ نہ رہ سکا امام صاحب کے والد محترم کنبے کے افراد کو لے کر دمشق میں پناہ گزین ہوئے گھر کو چھوڑتے وقت امام صاحب کے والد محترم نے چند کتابیں اور بال بچوں کو ہی ساتھ لیا۔

## تعلیم و تدریس

دمشق میں آ کر امام صاحب کی باقاعدہ تعلیم کا آغاز ہوا۔آپ بچپن سے ذہین واقع ہوئے تھے۔ بیس سال کی عمر تک آپ باقاعدہ فتویٰ دینے لگ گئے ۔آپ کی قوت حافظہ بہت غضب کی تھی علم حدیث میں ضعیف اور صحیح احادیث کی آپ خوب نشاندہی فرماتے ۔ دمشق کی جامع مسجد میں نماز جمعہ کے بعد آپ قرآن مجید کا درس دیتے۔اکتیس سال کی عمر میں حج کے لئے روانہ ہوگئے ۔

## بدعات کا رد

آپ نے جب بدعات اور محدثات کے لئے قدم اٹھایا تو آپ کے خلاف طوفان بدتمیزی برپا ہو گیا۔علماء کی ایک جماعت تو پہلے ہی آپ سے بغض و حسد رکھتی تھی اب وہ کھلے بندوں مخالفت پر آمادہ ہوئے آپ کے خلاف یہ بھی الزام لگایا گیا کہ آپ ابن تومرت کی طرح سلطنت کے قیام کے خواہاں ہیں ۔

## تلوار کے دھنی

آپ نے جب ہوش سنبھالی تاتاری عفریت مسلمانوں پر تباہی بن کر نازل ہو چکا تھا چنانچہ آپ کو کئی بار ان کے خلاف تلوار اٹھانا پڑی کئی بار تاتاریوں کے دربار میں مسلمانوں کی دادرسی کے لئے بھی آپ کو جانا پڑا۔ان کے دربار میں آپ کلمہ حق کہنے سے نہ رکتے ایک بار تاتاریوں کے امیر لشکر قتلو خان نے بطور تمسخر کہا آپ نے آنے کی زحمت کیوں اٹھائی مجھے بلا لیا ہوتا۔آپ نے فوراً بلا توقف فرمایا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں خود جایا کرتے تھے فرعون کبھی ان کے دربار میں حاضر نہ ہوا تھا۔

## علماء کی زیادتی اور تکفیر

علماء نے آپ پر الزام لگایا کہ آپ خدا کے مجسم ہونے کے قائل ہیں سلطان مصر کے دربار میں علماء سے آپ کا مباحثہ کروایا گیا اور علماء کے اکسانے پر آپ کو اور آپ کے دونوں بھائیوں شیخ شرف الدین اور زین الدین عبدالرحیم کو قید میں ڈال دیا۔قید خانہ میں آپ نے سرکاری لباس اور کھانا کھانے سے انکار کر دیا قریباً ڈیڑھ سال بعد آپ کو قید خانہ سے نجات ملی۔ رہائی کے بعد آپ نے پھر درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔امام صاحب کے درس و تدریس کی وجہ سے پیروں اور خانقاہ نشینوں میں کہرام مچ گیا انہوں نے امام صاحب کے خلاف مسلح جلوس نکالے چنانچہ حکومت نے ایک بار پھر آپ کو قید میں ڈال دیا۔ آپ نے قید خانہ میں ہی اصلاحات کا کام شروع کر دیا اور قید خانہ میں باقاعدہ نماز باجماعت کا آغاز کیا اس پر آپ کو اسکندریہ منتقل کر دیا اور ایک برج میں قید کر دیا دوبار آپ کو قتل کرنے اور سمندر میں غرق کرنے کی دھمکی بھی دی۔

709ھ میں سلطان ناصر مصر آیا اور آپ کی رہائی کا حکم دیا لیکن جب خدا نے آپ کے دن بدلے تو آپ نے اپنے مخالف علماء سے کوئی انتقام نہ لیا آپ کا ایک مشہور مخالف لکھتا ہے ”میں نے ابن تیمیہ سے بڑھ کر فراخ دل، خطا بخش اور بردبار کسی کو نہیں دیکھا ہمیں موقعہ ملا تو ہم نے آپ کی ایذا دہی میں کوئی دریغ نہ کیا لیکن جب انہیں اختیار ملا تو آپ نے ہمیں معاف فرما دیا۔“

## پھر قید خانہ میں

713ھ میں سلطان تاتاریوں کی سرکوبی کے لئے شام روانہ ہوئے تو امام صاحب بھی اپنے مجاہدین کے ساتھ ان کے ساتھ شام تشریف لے گئے یہاں آپ کا شاندار استقبال ہوا لوگ آپ سے فتاویٰ طلب کرتے آپ کے درس میں شامل ہوتے ۔لیکن حلف طلاق کے مسئلہ پر علماء نے پھر آپ کی مخالفت شروع کر دی اور آپ کو قید کر دیا اس بار آپ چھ ماہ قید خانہ میں رہے۔

726ھ میں آپ نے قبروں کی زیارت کی بدعات کے خلاف فتویٰ دیا پھر علماء نے آپ کے خلاف طوفان بدتمیزی برپا کیا حتیٰ کہ آپ پر کفر کا فتویٰ لگا اور آپ کے قتل پر اکسایا گیا چنانچہ ایک بار پھر سلطان نے آپ کو دمشق کے قید خانہ میں بند کر دیا اور اس عرصہ میں آپ کے بھائی شیخ شرف الدین فوت ہوئے لیکن آپ کو ان کے جنازہ میں شرکت کی اجازت نہ دی گئی ۔

آپ نے قید خانہ میں تصنیف کا کام شروع کر دیا جب حکام کو پتہ چلا تو آپ سے قلم و دوات چھین لئے گئے لیکن آپ کوئلہ سے لکھ کر تحریرات باہر بھجواتے ۔فقہ میں آپ کا مسلک حنبلی تھا۔

## آپ کے اقوال

آپ فرمایا کرتے تھے۔

دنیا میں ایک بہشت ہے جو شخص اس بہشت میں نہیں آتا اسے بہشت آخری حصہ میں نہیں مل سکتا مگر میرے دشمن کیا کریں گے میرا بہشت میرے سینے میں ہے جہاں جاؤں یہ مجھ سے جدا نہیں ہوسکتا۔

آپ فرماتے۔

قید میری خلوت ہے قتل میری شہادت ہے اور جلاوطنی میری سیاحت

اپنی آخری قید میں فرمایا۔

اگر میں اس قلعہ کے برابر زر صرف کروں تو اس نعمت کا شکر یہ ادا نہیں کرسکتا جو مجھے اس قید خانہ میں حاصل ہوئی ہے اور نہ اس کی جزا دے سکتا ہوں ۔

## عبادت میں شغف

قید خانہ میں جب کاغذ قلم آپ سے چھین لئے گئے تو آپ سارا وقت عبادت میں گزارنے لگے قید کے دوران آپ نے اکاسی مرتبہ قرآن مجید ختم کیا جس وقت آپ کا دم واپسیں ہوا آپ قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے۔

## وفات

بیس دن بیمار رہ کر دس ربیع الاول 726ھ بمطابق 1328 پینسٹھ 65 برس کی عمر میں علم وہدایت کا یہ آفتاب قلعہ دمشق سے غروب ہوگیا پہلی نماز جنازہ قلعہ میں ہوئی دوسری جامع مسجد دمشق میں تیسری شہر کے باہر آپ کے بھائی زین الدین نے پڑھائی۔ روایت ہے کہ جنازہ کے ساتھ پانچ لاکھ افراد تھے بوقت عصر مقبرہ صوفیہ میں آپ کے بھائی شیخ شرف الدین کے پہلو میں آپ کو دفن کیا گیا متعدد شہروں میں جنازہ غائب پڑھا گیا۔

## کتب

امام صاحب کی چھوٹی چھوٹی پانچ سو کتب بیان کی جاتی ہیں۔ عیسائیت کے رد میں آپ نے کئی کتب تصنیف کیں جن میں فتاویٰ ابن تیمیہ، الفرقان بین اولیاء الرحمان و اولیاء الشیطن، الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح ، ردنصاریٰ، کتاب الایمان، ردالمنطق، بہت مشہور ہیں۔ ”حسین و یزید“ کتاب میں آپ کا مسلک بہت محتاط اور افراط و تفریط سے پاک ہے قریباً پچاس صفحات کا یہ رسالہ بہت مفید اور ٹھوس مقالہ ہے۔

---

تبصرہ

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کا کیلنڈر 2006ء

## بعنوان نظام وصیت

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ مسلسل تین سال سے کیلنڈر شائع کر رہی ہے۔اس کیلنڈر کی افادیت اور اہمیت اس لحاظ سے بہت زیادہ ہے کہ اس میں حضرت مسیح موعود اور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصاویر مبارک اور قیمتی ارشادات موجود ہوتے ہیں۔ جو لحہ لحہ ہمیں نیک راہوں کی طرف گامزن ہونے کی یاد دہانی کراتے ہیں۔اس سال کا خوبصورت، باتصویر اور آرٹ پیپر پر طبع شدہ کیلنڈر خاکسار کے سامنے موجود ہے۔اس کا عنوان نظام وصیت ہے۔ چار صفحات پر مشتمل اس کیلنڈر کے ہر صفحہ پر حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پروقار تصویر آویزاں کی گئی ہے۔ پہلے صفحہ پر سیدنا حضرت مسیح موعود کی شبیہ مبارک کیلنڈر میں چار چاند لگا رہی ہے۔ ہر صفحہ پر تصویر کے ساتھ وصیت سے متعلق ارشادات اس عظیم و انقلابی تحریک کی اہمیت اجاگر کر رہے ہیں۔

پہلے صفحہ پر موجود ایک اقتباس میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔کیلنڈر کے دیگر صفحات پر حضرت مصلح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی وصیت سے متعلق پر معارف ارشادات درج ہیں۔ جو سارا سال احباب جماعت کو وصیت کے نظام کی اہمیت اور اس میں شامل ہونے کی یاد دہانی کراتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس کی اشاعت کے مراحل مکمل کرنے کی والی ٹیم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین

---

## رزق حلال کا حصول

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ صرف پاک اور طیب مال قبول کرتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ من کسب طیب حدیث نمبر 1321)

# خبریں
## قومی اخبارات سے

**کالا باغ ڈیم** صدر پرویز مشرف نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کا منصوبہ ترک نہیں کیا۔ صرف عوامی رائے کے احترام میں پہلے بھاشا اور منڈا کی تعمیر کا فیصلہ کیا ہے۔ سندھیوں کو حقائق معلوم ہوں گے تو وہ بھی کالا باغ ڈیم کی حمایت کرینگے۔

**باجوڑ پر بمباری کے خلاف مظاہرے**

ملک بھر کی وکلاء برادری نے باجوڑ ایجنسی میں امریکی حملے کے خلاف یوم احتجاج منایا اور عدالتوں کا مکمل بائیکاٹ کیا۔ لاہور ہائی کورٹ بار کے زیر اہتمام مال روڈ پر جبکہ اسلام آباد میں سپریم کورٹ کے باہر مظاہرہ کیا گیا اور امریکہ کے خلاف شدید نعرہ بازی کی گئی۔

**سندھ اسمبلی میں ہنگامہ آرائی** اپوزیشن کی ریکوزیشن پر بلایا جانے والا سندھ اسمبلی کا اجلاس ہنگامہ آرائی، شور شرابے اور احتجاج کے باعث غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کر دیا گیا۔ کالا باغ ڈیم کے مسئلہ پر اراکین میں شدید جھڑپ ہوئی۔

**لاہور امرتسر بس** لاہور سے پہلی بس 26 مسافروں کو لے کر امرتسر پہنچ گئی۔ مسافروں میں صحافیوں سمیت 15 آفیسر، 4 بھارتی اور 7 پاکستانی سوار تھے۔

**اسامہ کا تازہ وڈیو پیغام** عرب ٹی وی الجزیرہ نے القاعدہ کے رہنما اسامہ بن لادن سے منسوب ایک وڈیو پیغام نشر کیا ہے جس میں امریکہ کو پیشکش کی گئی ہے کہ وہ افغانستان اور عراق سے فوجیں نکال لے بصورت دیگر انتباہ کیا گیا ہے کہ جنگ صرف عراق اور افغانستان تک محدود نہیں رہے گی امریکہ نے اسامہ کی پیشکش کو ٹھکراتے ہوئے دہشت گردی کو آہنی ہاتھوں سے کچلنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔

**امریکہ کی مدد سے دہشت گردی کا خاتمہ** وزیراعظم شوکت عزیز نے اپنے دورہ امریکہ کے دوران بیان میں کہا ہے کہ امریکہ کی مدد سے دہشت گردی کا خاتمہ کر دینگے۔ دورہ امریکہ کا مقصد پاکستان کو اعتدال پسند اسلامی ملک کے طور پر پیش کرنا ہے۔

**ایران کو امریکی انتباہ** امریکہ نے ایران کو انتباہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ عراق کا انجام یاد رکھے۔ اگر ایران نے ایٹمی ہتھیاروں کے حصول کی کوششیں بند نہ کیں تو فوجی ایکشن ہوسکتا ہے۔

**تیل کا بحران پیدا ہوسکتا ہے** ایران نے دھمکی دی ہے کہ اگر اس پر اقتصادی پابندیاں لگائی گئیں تو تیل کا بحران پیدا ہوسکتا ہے۔ کوفی عنان نے تہران سے کہا ہے کہ وہ اپنی ایٹمی سرگرمیاں بند کرے اور مذاکرات کی راہ اپنائے۔

**اسرائیل کی مدد کا عزم** امریکہ نے کہا ہے کہ القاعدہ اب بھی بڑا خطرہ ہے ہمارے دوست اسرائیل پر حملہ ہوا تو لازماً اس کی مدد کرینگے۔

**امریکی پالیسیاں نفرت پیدا کر رہی ہیں**

وزیر اطلاعات ونشریات شیخ رشید احمد نے کہا ہے کہ امریکی پالیسیاں امت میں نفرت اور مسائل پیدا کر رہی ہیں باجوڑ کا واقعہ دہرایا گیا تو دفاع کرینگے۔ عوام عشرہ محرم کے دوران ہوشیار رہیں۔

**ربوہ میں طلوع وغروب 23 جنوری 2006ء**

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 5:40 |
| طلوع آفتاب | 7:05 |
| زوال آفتاب | 12:20 |
| غروب آفتاب | 5:36 |


شوگر کا علاج
HOLISMOPATHY
ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد۔ ربوہ
047-6212694 Mob: 0333-6717938

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
فی ڈبی 50 روپے
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

شادی بیاہ اور بیرون ملک عزیزوں کیلئے آپ کا انتخاب
اقصیٰ فیبرکس قدم بقدم
ایک دام
اعلیٰ مردانہ کوالٹی

SHARIF
JEWELLERS
047-6212515-047-6214750

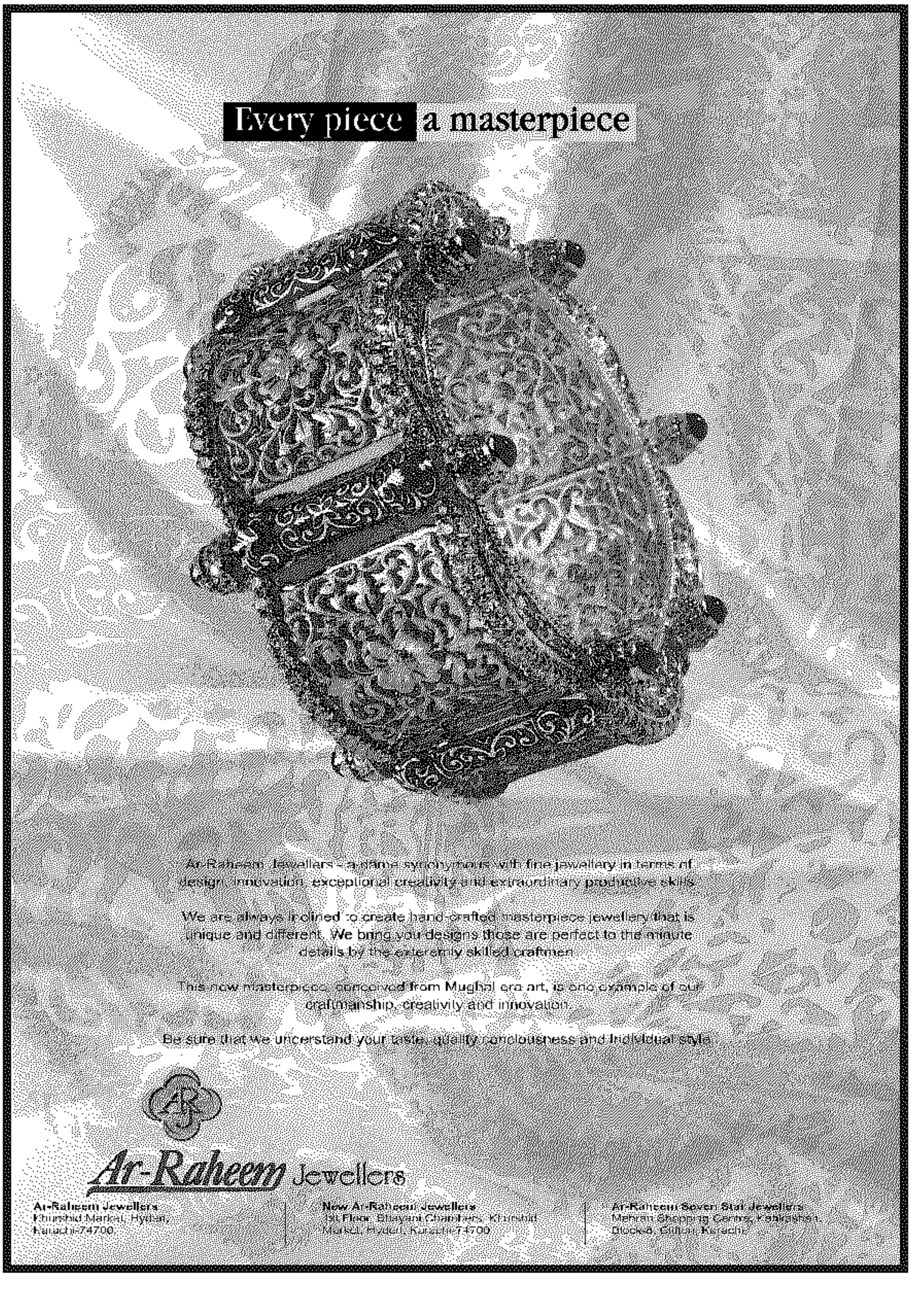



C.P.L 29-FD